احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 17۔اپریل 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 17۔اپریل 2015ء 27 جمادی الثانی 1436 ہجری 17 شہادت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 88

## بدگمانی سے بچو

تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہارے فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش رب غفور ہو

(درثمین)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں، لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہوسکتا۔اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔

ایک صوفی کے دو مرید تھے۔ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اس کی شکایت کرتا ہے اور جا کر اُٹھا نہیں لاتا۔وہ اسی وقت گیا اور اسے اُٹھا کر لے چلا۔کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کم پی کہ اسے اٹھا کر لے جا رہا ہے۔صوفی کا یہ مطلب تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت ﷺ سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے برا لگے غیبت ہے اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تو بیان کرتا ہے، تو اس کا نام بہتان ہے۔........ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے۔''کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔'' (البلد:18) مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے۔جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔

(ملفوظات جلد 4 ص:61-60)

''مومن وہ ہیں جو لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں اور لغو تعلقات سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔''

(روحانی خزائن جلد 21 ص 197)

''حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جس قدر قول زور''۔ (ملفوظات جلد اول ص 281)

فی الحقیقت کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ایک جھوٹ کے لیے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں، کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاق اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اَظْلَم ٹھہر جاتا ہے۔...... یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 245)

جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

میں نے غور کیا ہے۔قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے۔یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رُکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 99)

## تحریک جدید کے شاملین
## دفتر اوّل کے ورثاء سے اپیل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دفتر اوّل تحریک جدید کے بارہ میں ایک مرتبہ فرمایا تھا۔

''میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر (دفتر اوّل) قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ (دین حق) کی مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں''۔ (الفضل مورخہ 2 دسمبر 1982ء)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنی اسی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ''ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔'' (روزنامہ الفضل 4 جنوری 2005ء)

ان ارشادات کی روشنی میں تحریک جدید کے شاملین دفتر اوّل (جنہوں نے 1934 تا 1944ء چندہ تحریک جدید میں شمولیت اختیار کی) کے ورثاء سے دردمندانہ اپیل ہے کہ خلفائے کرام کی اس خواہش پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگان کی طرف سے کچھ نہ کچھ چندہ ضرور ادا کریں تا ان کے کھاتہ جات حقیقی ورثاء کی طرف سے جاری رکھے جا سکیں۔نیز بزرگان کی طرف سے چندہ جمع کرواتے وقت دفتر اوّل کا کوڈ (جو کہ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی کتاب میں موجود ہے) لازمی لکھوایا کریں تا ریکارڈ رکھنے میں آسانی ہو۔مزید معلومات کیلئے دفتر وکالت مال اوّل تحریک جدید سے رابطہ کریں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 19/اپریل 2015ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 5 روپے

**خلیفۂ وقت کے احکامات پر عمل کرنا، ان کی پابندی کرنا اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اس کے بغیر وہ ان ترقیوں اور برکتوں سے حصہ نہیں لے سکتا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی خلافت اور جماعت سے وابستہ کر رکھی ہیں**

خلافت سے خود بھی وابستہ رہنے اور اپنی اولاد کو بھی اس سے وابستہ رکھنے کے لئے خلیفۂ وقت کی طرف سے جو بھی نصائح کی جاتی ہیں اور جن امور کی طرف بھی خطبات میں توجہ دلائی جاتی ہے ان پر نہ صرف خود عمل پیرا ہوں بلکہ اپنے بچوں کو بھی ان کی طرف توجہ دلائیں اور ان پر عمل کروائیں

## اپنے پردوں کی طرف خاص طور پر توجہ کریں اور یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے بارہ میں ہمارے لئے کیا احکامات دیئے ہیں۔ ان احکامات پر غور کریں اور ان پر پوری طرح عمل کریں

## آپ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کریں وہاں اپنی ظاہری حالتوں میں بھی ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں جو کسی غیر کو کبھی بھی آپ پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہ دے

**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ پاکستان کی شوریٰ منعقدہ 2014ء کے موقع پر خصوصی پیغام**

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لجنہ اماء اللہ پاکستان کی شوریٰ ہو رہی ہے اور شوریٰ کے لئے جو نمائندگان منتخب کی جاتی ہیں ان کی ذمہ داری صرف شوریٰ کے اجلاس کی حد تک نہیں ہوتی بلکہ شوریٰ کی سفارشات کے پاس ہونے کے بعد ان کا ایک اور بھی کردار ہونا چاہیئے جو سارے سال پر پھیلا ہوا ہو۔ انہیں مرکزی طور پر بھی اور اپنی مقامی مجلس کی سطح پر بھی یہ نظر رکھنی چاہیئے کہ امسال شوریٰ کی جو تجاویز منظور ہوئیں ان پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے۔ وہ اگر عہدیدار نہ بھی ہوں تو تب بھی بحیثیت شوریٰ ممبر اُن کا یہ کام ہے کہ وہ نظر رکھیں کہ کس حد تک عمل ہو رہا ہے اور پھر اگر کہیں کوئی کمی دیکھیں تو متعلقہ عہدیداروں کو اس طرف توجہ دلائیں۔

دوسرے ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی اللہ نے مقدّر کی ہوئی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ اسی طرح خلافت کے جاری رہنے کا بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے جو......حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے کیا اور اس وعدے کی وضاحت پوری تفصیل سے آپ نے رسالہ الوصیت میں بیان کی ہے۔ اس لئے یہ نظام خلافت تو انشاء اللہ ہمیشہ جاری رہے گا لیکن ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس ترقی کا حصہ بننے کے لئے اس کو خلافت سے تعلق جوڑنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ کسی پہلے خلیفہ سے زیادہ یا کسی بعد کے خلیفہ سے کم تعلق کا اظہار کیا جائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کے احکامات پر عمل کرنا اور ان کی پابندی کرنا اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنا ہر احمدی کا فرض ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر وہ ان ترقیوں اور برکتوں سے حصہ نہیں لے سکتا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی خلافت اور جماعت سے وابستہ کر رکھی ہیں۔

اس لئے آپ اپنے بھی جائزے لیں اور اپنے گھروں میں بھی سب کے جائزے لیں اور صرف جائزے ہی نہ لیں بلکہ خلافت سے خود بھی وابستہ رہنے اور اپنی اولاد کو بھی اس سے وابستہ رکھنے کے لئے خلیفۂ وقت کی طرف سے جو بھی نصائح کی جاتی ہیں اور جن امور کی طرف بھی خطبات میں توجہ دلائی جاتی ہے ان پر نہ صرف خود عمل پیرا ہوں بلکہ اپنے بچوں کو بھی ان کی طرف توجہ دلائیں اور ان پر عمل کروائیں۔ اگر عورتیں اپنے گھر کی اکائی سے اس اصلاح کی طرف توجہ دیں اور اس میں حصہ لینے والی بن جائیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تربیتی معاملات میں بہت بہتری آ سکتی ہے۔

پاکستان میں عورتوں اور خاص طور پر نوجوان پڑھی لکھی بچیوں کے بارہ میں یہ اطلاعیں بھی مجھے ملتی رہتی ہیں کہ ان میں پردے کا معیار کم ہوتا جا رہا ہے۔ حالانکہ مَیں بار بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں اور صرف میرا توجہ دلانا ہی نہیں بلکہ یہ تو قرآن کریم کا ایک بنیادی حکم ہے۔

اگر آپ کے پردہ کا معیار پہلے اچھا تھا اور اب اس میں کمی آ گئی ہے تو یہ بات لوگوں کو آپ پر انگلی اٹھانے کا موقعہ دے گی۔ (دین حق) میں جو پردے کا حکم ہے اس پردے کا افریقہ کی عورتوں میں، غیر (ـ) عورتوں میں کوئی تصور نہیں تھا اور نہ ہی (-) ہونے سے پہلے ان کے پردے کا کوئی معیار تھا۔ لیکن جب وہ عیسائیت سے، لامذہبیت سے (-) ہوئیں تو ان کے نزدیک سر اور جسم کو اچھی طرح سے ڈھانپ لینا ہی پردہ قرار پایا اور انہوں نے پھر ہمیشہ اپنے اس پردہ کے معیار کو قائم رکھا ہے۔ بلکہ اس میں بہتری بھی کر رہی ہیں۔ بعض نے انتہائی اچھا معیار بھی قائم کر لیا ہے۔

لیکن آپ لوگ اگر برقعوں یا نقابوں سے اب کھلے چہروں یا ایسے کوٹوں کی طرف آ جائیں گی جس سے جسم کی بناوٹ ظاہر ہوتی ہو تو یہ آپ کے پردوں کے معیار میں کمی ہوگی۔ پس اپنے پردوں کی طرف خاص طور پر توجہ کریں اور یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے بارہ میں ہمارے لئے کیا احکامات دیئے ہیں۔ ان احکامات پر غور کریں اور ان پر پوری طرح عمل کریں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں گی تو آپ ان فیوض و برکات سے حصہ پانے والی بنیں گی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ بندوں کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ اور پاکستان میں رہنے والی احمدی خواتین کو تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ اور جلد تر حاصل کرنے کی کوشش کریں اور حالات کی وجہ سے جن محرومیوں کا شکار ہیں ان سے جلد سے جلد تر چھٹکارا حاصل کرنے والی بنیں۔ خاص طور پر شہری مجالس اور پڑھی لکھی لڑکیوں کو اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ کوئی ان کی طرف یہ کہہ کر انگلی نہ اٹھا سکے کہ یہ دعویٰ تو پکا (-) ہونے کا کرتی ہیں لیکن ان کے عمل قرآنی تعلیم کے خلاف ہیں۔ پس آپ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کریں وہاں اپنی ظاہری حالتوں میں بھی ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں جو کسی غیر کو کبھی بھی آپ پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہ دے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق بھی قائم رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ مجھے آپ کی طرف سے خوش کن خبریں ہمیشہ ملتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد تر ایسے سامان پیدا فرمائے کہ جلسوں اور اجتماعوں کی رونقوں اور برکتوں سے آپ دوبارہ فیضیاب ہو سکیں۔ آمین

پاکستان کے احمدی ہمیشہ میری نظروں اور دعاؤں میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 20 مارچ 2015ء)

## ان جیسی نمازیں

حضرت مسیح موعود کے رفیق سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیری فرماتے ہیں کہ:

بیعت سے پہلے میں نہ قرآن سے آشنا تھا نہ نماز کا عادی۔ بیعت کے بعد نماز تہجد کا بھی عادی ہوگیا۔ اور نماز میں ذوق اور شوق حاصل ہوا۔

1945ء میں جب آپ حج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ پر عجیب وارفتگی کا عالم تھا۔ ایک عرب نے کہا کہ **میں نے ان جیسی نمازیں، دعائیں اور کار خیر کرتے ہوئے بہت کم لوگوں کو دیکھا ہے۔**

(رفقاء احمد جلد اول ص 212-251 از ملک صلاح الدین صاحب قادیان طبع اول۔ 1951ء)

## کنشاسا میں مقامی ٹیلی ویژن پر حضور انور کا براہ راست خطاب

مکرم چوہدری نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مربی انچارج کونگو کنشاسا لکھتے ہیں:

کنشاسا میں لوکل ٹی وی پر ہمارے ہفتہ وار پروگرام چلتے ہیں۔ تاہم کونگو کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ مورخہ 28 دسمبر 2014ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ایم ٹی اے سے براہ راست مقامی طور پر نشر کیا گیا۔ اس کے لئے مقامی ٹی وی سٹیشن پر جلسہ سے کچھ دن قبل ایم ٹی اے کی ڈش نصب کی گئی۔ جلسے سے دو دن قبل اسی ٹی وی پر قادیان جلسہ کا اشتہار چلایا گیا اور خبروں میں جلسے کے پروگرام اور مقامی طور پر نشر ہونے کی خبر دی گئی۔ یہ اشتہار، نشر مکرر کو شامل کر کے کل چھ دفعہ چلایا گیا۔

جلسہ کے دن مربی سلسلہ اور ایک خادم مسلسل ٹی وی سٹیشن پر رہے تاکہ کسی خرابی کی صورت میں فوری حل تلاش کیا جا سکے۔ الحمدللہ کہ سارے خطاب کے دوران کوئی فنّی خرابی یا کوئی اور مسئلہ سامنے نہیں آیا۔ ایم ٹی اے سے براہ راست فرنچ ترجمہ کے ساتھ یہ پروگرام نشر ہوا۔ ایم ٹی اے اور مقامی نشریات میں کوئی تعطّل یا وقفہ نہیں تھا۔

کنشاسا (Kinshasa) شہر دنیا کا سب سے بڑا فرنچ زبان بولنے والا شہر ہے۔ اس کی آبادی دس ملین سے زائد ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس خطاب کے ذریعہ جماعت کا پیغام دو لاکھ سے زائد لوگوں تک پہنچا۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے لوگوں کے دل احمدیت کے لئے کھول دے اور وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2015ء)

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

# اورنگ زیب عالمگیر۔ اعتراضات اور حقائق

ہندوستان کی تاریخ میں شاید ہی کسی بادشاہ کا نام اورنگ زیب عالمگیر سے زیادہ متنازع سمجھا جاتا ہو۔ ہندو اور سکھ احباب اور بہت سے مغربی مصنفین کے نزدیک اورنگ زیب کی شخصیت مذہبی تعصب کی علامت ہے۔ ان کا دعویٰ ہے اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوؤں کو طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنایا ان کے مندروں کو منہدم کیا اور ان کو جبراً تبدیلی مذہب پر مجبور کیا اور ان کے مطابق اس کی وجہ اورنگ زیب عالمگیر کی مذہبی تنگ نظری تھی اور دوسری طرف مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اورنگ زیب کو ایک نیک دل اور مثالی بادشاہ خیال کرتا ہے۔ دونوں فریق اپنے اپنے نظریات کے حق میں بہت سے دلائل پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب بھی دو فریقوں میں نظریات کا اتنا اختلاف ہو دلائل کی جگہ جذبات لے لیتے ہیں اور اس صورتِ حال میں ایک دوسرے کے موقف کا منصفانہ تجزیہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کا مقصد اس بحث کا مکمل جائزہ لینا یا کوئی حتمی نتیجہ پیش کرنا نہیں بلکہ اس بحث کے کچھ ایسے پہلو پیش کرنا ہے جو کہ عموماً نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"میں نے خود حضرت مسیح موعودؑ سے سنا ہے کہ مجھے تو اورنگ زیب بھی اپنے زمانے کا مجدد نظر آتا ہے۔" (خطباتِ محمود جلد 21 صفحہ 60)

جب مختلف راویوں یا کتب کے درمیان کسی پہلو سے شدید اختلاف پایا جاتا ہو تو یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ کیا جس دور کے بارے میں اختلاف ہے، کیا اس دور میں بھی کسی مؤرخ نے اس بارے میں کچھ لکھا تھا اور قدرتاً اس مؤرخ کے بیان کو اِس پہلو سے ترجیح دی جاتی ہے جس کی تحریر مذکورہ دور کی ہو۔ اگر کسی نے سو دو سو سال بعد یا تیس چالیس سال بعد انہیں قلمبند کیا ہو تو اس کی اہمیت اول الذکر تحریر سے کم ہوگی۔ کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ بہت سی تفاصیل ذہنوں سے محو ہو جاتی ہیں یا بعض خلاف واقعہ باتیں مشہور ہو جاتی ہیں۔ اب ہم اس پہلو سے جائزہ لیتے ہیں کہ کیا کسی مشہور مصنف نے اورنگ زیب عالمگیر کے دورِ بادشاہت کے دوران اس کے حالات کو قلمبند کیا تھا کہ نہیں۔ جب ہم اس پہلو سے جائزہ لیتے ہیں تو سب سے زیادہ نمایاں نام مشہور سیاح برنیئر (Francois Bernier) کا سامنے آتا ہے۔

## ڈاکٹر برنیئر کا بیان

برنیئر 1620ء میں فرانس میں پیدا ہوئے۔ پیشہ کے اعتبار سے ماہر ڈاکٹر تھے۔ شروع ہی سے آپ کو سیاحت کا شوق تھا۔ 1656ء میں ہندوستان پہنچے۔ اس کے جلد بعد ہی شاہجہان کے بیٹوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ برنیئر نے کچھ عرصہ شاہجہان کے بڑے بیٹے داراشکوہ کی ملازمت میں کام کیا۔ 1658ء میں اورنگ زیب عالمگیر کا دورِ حکومت شروع ہو گیا۔ برنیئر نے اورنگ زیب کے خاص معتمد درباری دانشمند خان کے پاس ملازمت شروع کی اور 1668ء تک وہ ہندوستان میں رہا۔ اس نے اورنگ زیب کے ساتھ سفر بھی کئے۔ اس طرح اسے دس سال کے طویل عرصہ تک ہندوستان کے حالات اور اورنگ زیب کی حکومت کے طریقہ کا جائزہ لینے کا موقع ملا۔ اس کی کتاب اس کے یورپ جانے کے بعد ترتیب دی گئی۔ اس طرح اسے موقع ملا کہ وہ آزادانہ طور پر اورنگ زیب کے دور کے حالات کا تجزیہ تحریر کر سکے۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ Travels in the Mogul Empire 1656ء-1668ء کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی کتاب کے ایک باب کا نام "The Gentiles of Hindoustan" ہے۔ اس میں انہوں نے ہندوؤں کے مذہبی معاملات کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ اس میں وہ اورنگ زیب اور ہندوؤں کی رسومات کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"عظیم مغل اگرچہ مسلمان ہے لیکن وہ ان قدیم اور توہم پرست رسومات کی اجازت دیتا ہے۔ یا تو وہ یہ چاہتا نہیں یا پھر اس کی جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ Gentiles (ہندوؤں) کو ان کے مذہب پر آزادانہ عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کر سکے۔"

(The Travels In The Mogul Empire, by Francois Bernier, Asian Educational Service New Delhi 2010, p 303)

پھر وہ وسیع پیمانے پر سورج گرہن کے موقع پر ہونے والی ہندو رسومات کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ اس موقع پر برہمن بادشاہ کو ایک لاکھ روپے کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور بادشاہ انہیں ایک ہاتھی اور کچھ خلعتیں دیتا ہے۔

اب اس پہلو کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا برنیئر نے کہیں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اورنگ زیب کے عہد میں ہندوؤں کی مذہبی آزادی میں کسی قسم کی مداخلت ہو رہی تھی کہ نہیں۔ تو اس جائزہ پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس کتاب میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ اورنگ زیب نے ہندوؤں کو تبدیلی مذہب پر مجبور کیا ہو یا ان کی مذہبی رسومات میں مداخلت کی ہو۔ بلکہ مندرجہ بالا حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے لئے عملی طور پر یہ ممکن ہی نہیں تھا۔

البتہ ایک رسم تھی جس کے خاتمہ کے لئے ریاست اپنے خزانے سے رقم خرچ کر رہی تھی اور وہ ستی کی رسم تھی۔ ہندو مذہب کی ایک رسم یہ تھی کہ جب خاوند مر جاتا تھا اور اس کی بیوی زندہ موجود ہوتی تھی تو اسے خاوند کی لاش کے ساتھ زندہ جلنا ہوتا تھا۔ برنیئر لکھتے ہیں کہ اب ستی ہونے والی عورتوں کی تعداد پہلے سے کم ہے کیونکہ مسلمان جن کی حکومت ہے اس کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اب تک اس کو قانوناً ممنوع نہیں قرار دیا کیونکہ ان کی پالیسی یہ ہے کہ ہندوؤں کو جن کی ملک میں اکثریت ہے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل طور پر آزادی دیں۔ چنانچہ قانون یہ ہے کہ کوئی عورت اس وقت تک ستی نہیں ہو سکتی جب تک کہ صوبہ کا گورنر اس بات کی اجازت نہ دے۔ اس عورت کو ستی ہونے سے باز رکھنے کے لئے یہ گورنر بات چیت کرتا ہے اور ستی سے روکنے کے لئے اس سے مالی مدد کے وعدے کرتا ہے۔ اگر اس میں ناکامی ہو جائے تو اس عورت کو اپنے گھر کی عورتوں میں بھجوا دیتا ہے تا کہ اس کے گھر کی عورتیں اسے روک سکیں۔ اس کے باوجود ستی ہونے والی عورتوں کی تعداد ابھی بھی بہت زیادہ ہے اور خاص طور پر اِن علاقوں میں زیادہ ہے جو کہ مسلمان گورنروں کی بجائے ہندو راجوں کے تحت ہے۔

پھر برنیئر ستی ہونے کے کچھ واقعات تحریر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ دانشمند خان کا ایک ملازم بندی داس مر گیا۔ اس کی بیوہ نے ستی ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ دانشمند خان نے اس بیوہ کو باز رکھنے کے لئے برنیئر کو بھجوایا اور اس نے یہ پیغام دیا کہ اگر تم ستی ہونے کا ارادہ چھوڑ دو تو تمہارے ہر بیٹے کا وظیفہ مقرر کیا جائے گا لیکن اگر تم ستی ہوگی تو انہیں کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اس اصرار پر بیوہ نے یہ ارادہ ترک کر دیا اور بعد میں اس عورت کے رشتہ داروں نے برنیئر کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ان کی رشتہ دار کی جان بچائی۔ لیکن وہ لکھتے ہیں کہ ایسے موقع پر برہمن جمع ہو جاتے ہیں اور بیوہ کو ستی ہونے پر اکساتے ہیں بعض دفعہ تو نوجوان لڑکیوں کو رسیوں سے باندھ کر آگ میں پھینک دیا جاتا ہے یا پھر زمین میں گاڑ کر زندہ دفن کر دیا جاتا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ برنیئر لکھتے ہیں کہ اورنگ زیب کے عہد میں بھی گو کہ مغلوں کی حکومت ہے لیکن ہندو مذہب کا اثر و رسوخ اتنا ہے کہ کوئی مغل یہ خطرہ نہیں مول لے سکتا کہ ستی ہونے والی عورت کو اپنی پناہ میں لے کر اس کی جان بچائے۔ چنانچہ اس کے لئے بات چیت اور وظیفہ دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ یہاں ایک سوال لازماً پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس وقت حکمران زبردستی ستی کی رسم کو نہیں روک سکتے تھے اور خود برنیئر کے بیان کے مطابق ہندوؤں کو اپنے مذہب کی رسومات پر عمل کرنے کی آزادی تھی تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس وقت کے حکمران ہندوؤں کو تبدیلی مذہب پر مجبور کر رہے ہوں۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اس وقت کے برہمن اس بات پر اورنگ زیب سے بہت ناراض ہوں کہ وہ ستی کی رسم کو روکنے کی کوشش کیوں کر رہا ہے اور اس کو اپنے مذہب میں مداخلت تصور کرتے ہوں اور اس وجہ سے ان میں اورنگ زیب کی مخالفت شروع ہوئی ہو۔

(The Travels In The Mogul Empire p 306 - 315)

اس ضمن میں ایک دوسری دلچسپ بات جو کہ برنیئر نے لکھی ہے وہ اس وقت ہندوستان کے کچھ جوگیوں کے حالات ہیں۔ ان میں سے کئی بالکل برہنہ حالت میں پھرتے تھے اور عورتوں کی موجودگی میں بھی برہنہ حالت میں ہی رہتے تھے۔ ان کے بازو سوکھ جاتے تھے اور بعض اوقات ان کے بال ان کی ٹانگوں تک آتے تھے۔ یہ جوگی راکھ کے ڈھیر پر سوتے تھے۔ ان میں سے بعض پابہ زنجیر ہو کر لمبے سفر کرتے تھے۔ ان کے علاوہ ایک اور قسم کے فقیر اور جوگی پائے جاتے تھے جو کہ نسبتاً صاف حالت میں رہتے تھے اور دکانوں پر جا کر بھیک نہیں مانگتے تھے بلکہ جس گھر میں ان کا جی چاہتا تھا آزادانہ داخل ہو جاتے تھے اور ہندو ان کی آمد کو باعث برکت خیال سمجھتے تھے۔ برنیئر لکھتے ہیں کہ ان کے اور جن گھروں میں یہ داخل ہو جاتے تھے، ان کی عورتوں کے درمیان جو تعلق ہوتا تھا اسے سب جانتے تھے۔ ان کو ہندو بہت مقدس وجود سمجھتے تھے اور ان کو نذرانے پیش کرتے تھے۔ ان کی بہت سی کرامات مشہور ہوتی تھیں۔ ان کے متعلق مشہور تھا کہ وہ دل کے خیالات بتا سکتے ہیں۔ پرندے پیدا کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ برنیئر لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے اور دانشمند خان نے ایک ایسے جوگی کو بہت بھاری رقم کی پیشکش کی کہ وہ کاغذ پر لکھی ہوئی عبارت بتا دے لیکن وہ جوگی ایسا رفو چکر ہوا کہ پھر ان کے گھر کا رخ نہیں کیا۔ بہر حال برنیئر کے مطابق دہلی میں ایک ایسا جوگی سرمت نام کا تھا۔ جو کہ مکمل برہنہ ہو کر دہلی میں کافی عرصہ تک پھرتا رہا۔ اورنگ زیب عالمگیر نے کئی مرتبہ یہ کوشش کی کہ وہ کپڑے پہننا شروع کر دے اور اس حالت میں دہلی میں نہ پھرا کرے۔ اس غرض کے لئے انعام کی پیشکش کی گئی اور سزا کی دھمکی بھی دی گئی لیکن وہ بادشاہ کی پیشکش کا مذاق اڑاتا رہا اور کپڑے پہننے پر آمادہ نہیں ہوا۔ اس پر اورنگ زیب نے اسے سزائے موت دی تھی۔

(The Travels In The Mogul Empire p317-327)

یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں یہی ہو رہا تھا کہ ہندوؤں کو زبردستی تبدیلی مذہب پر مجبور کیا جا رہا تھا، ان کے مندر منہدم کئے جا رہے تھے اور ان کو مذہبی تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا تھا تو پھر ایک برہنہ فقیر کی یہ ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ ایسے بادشاہ کے حکم کا مذاق اُڑائے جس کی حکومت آسام سے لے کر کابل تک تھی اور وہ بھی اس وجہ سے کہ اس بادشاہ نے صرف یہ فرمائش کی تھی کہ یہ جوگی صاحب دہلی کی گلیوں کو نام نہاد

''برکت'' بخشنے سے پہلے کپڑے پہن لیا کریں اور اس کے لئے انعام کی پیشکش بھی کی گئی تھی۔

برنیئر کی کتاب، میں ایک سے زیادہ مرتبہ صاف طور پر یہ لکھا ہے کہ اورنگ زیب کے دور حکومت میں عیسائی مشنری نہ صرف ہندوستان میں بلکہ آگرہ میں بھی موجود تھے۔ یہ پادری یورپ سے آکر ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے۔ اگر ایسا ہی تھا کہ اورنگ زیب کے عہد میں مذہبی آزادی سلب کی جارہی تھی تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ عیسائی پادری ہندوستان میں تبلیغ کر رہے تھے۔

(The Travels In The Mogul Empire p 328)

## 2 تاریخی کتب

اب ہم مسلمانوں کی لکھی ہوئی تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض تحریروں کے حوالوں کو اس بات کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے عہد میں ہندوؤں پر مظالم کیے تھے اور ان کے مندروں کو منہدم کروایا تھا۔ اس ضمن میں دو کتب قابل ذکر ہیں۔

**1۔ عالمگیر نامہ:** اس کا پس منظر یہ ہے کہ اس دور میں مغل بادشاہوں کے دربار میں وقائع نگار ہوتے تھے جو کہ حالات کو ساتھ ساتھ قلمبند کرتے جاتے تھے۔ اورنگ زیب کے دور حکومت کے پہلے دس سال میں یہ کام محمد کاظم کے سپرد تھا اور ان کے محفوظ کردہ مواد کی بنیاد پر ''عالمگیر نامہ'' مرتب کیا گیا تھا۔ اس میں پہلے دس سال کے حالات لکھے ہوئے ہیں۔ اپنے دور حکومت کے شروع ہونے کے دس برس بعد اورنگ زیب عالمگیر نے سرکاری طور پر اپنے دور حکومت کے حالات قلمبند کرنے کی ممانعت کر دی۔

2۔ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے کچھ عرصہ بعد اس کے بیٹے شاہ عالم کے دور حکومت میں نواب عنایت اللہ خان نے ایک شاہی ملازم محمد ساقی مستعد کو کہا کہ اورنگ زیب عالمگیر کے باقی چالیس سالہ دور حکومت کے حالات ابھی صرف سینوں میں محفوظ ہیں، انہیں لکھ کر محفوظ کر دینا چاہئے۔ چنانچہ اس طرح مآثرِ عالمگیری زبانی یادداشتوں سے مرتب کی گئی۔ اس کتاب کے حوالے اکثر پیش کئے جاتے ہیں جن میں ذکر ہے کہ بعض مقامات پر اورنگ زیب نے مندروں کو منہدم کرایا تھا۔ اس کتاب کے آغاز میں پہلے دس سالہ دور حکومت کا خلاصہ عالمگیر نامہ سے درج کیا گیا ہے۔ اس دس سالہ دور کے خلاصہ میں بھی مندر گرانے کا ذکر موجود نہیں ہے۔

(مآثرِ عالمگیری، مصنفہ محمد ساقی مستعد خان، ناشر نفیس اکیڈمی، صفحہ 72،71)

اس کتاب کی تاریخی حیثیت کیا ہے اور اس کا پہلا نسخہ کون سا تھا یہ ایک تفصیلی تحقیق ہے۔ لیکن ہم اس میں درج واقعات کا عقلی جائزہ لے سکتے ہیں اور اس جائزہ کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل سوالات اُٹھتے ہیں۔

اس قسم کا ذکر اورنگ زیب عالمگیر کے دور حکومت کے بارہویں سال میں پہلی مرتبہ آتا ہے اور لکھا ہے کہ اورنگ زیب کو اپنی حکومت کے بارہویں سال میں یہ علم ہوا کہ ہندو پنڈتوں نے ٹھٹھہ، ملتان اور خاص طور پر بنارس میں اپنے مدارس قائم کئے ہیں اور ان میں کتب باطلہ کی تعلیم دی جارہی ہے چنانچہ ان مدارس پر پابندی لگانے اور ان کو منہدم کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔

(مآثرِ عالمگیری، مصنفہ محمد ساقی مستعد خان، ناشر نفیس اکیڈمی صفحہ 80)

عقل اس بات کو قبول نہیں کر سکتی کہ اورنگ زیب کو اتنے عرصہ بعد اس بات کا علم ہوا تھا کہ ہندوؤں کی مقدس کتب کی تعلیم ہندوستان میں دی جاتی ہے۔ برنیئر لکھتا ہے شاہجہاں کے زمانہ میں بنارس کے سب سے بڑے پنڈت کا ایک کثیر رقم کا وظیفہ مقرر کیا گیا تھا لیکن اورنگ زیب نے اسے بند کر دیا تھا اور برنیئر کے مطابق اس پنڈت نے اورنگ زیب سے رابطہ کر کے یہ وظیفہ پھر بحال کروانے کی کوشش بھی کی تھی۔

(The Travels In The Mogul Empire p 341)

یہ حوالہ ہی اس بات کو ظاہر کر دیتا ہے کہ یہ ناممکن تھا کہ اورنگ زیب کو حکومت کرتے بارہ سال ہوگئے تھے اور بادشاہ کو ابھی یہی علم نہیں ہوا تھا کہ ہندوستان میں کہیں پنڈت اپنی مقدس کتب کی تعلیم دے رہے ہیں۔ کیونکہ ان میں سے سب سے زیادہ نمایاں پنڈت اپنے وظیفہ کی بحالی کے لئے اورنگ زیب سے درخواست بھی کر رہا تھا۔

مآثرِ عالمگیری کے مطابق اورنگ زیب کے دور میں مندروں کو منہدم کیا گیا اور ملارنہ، بنارس، متھرا، جودھ پور، اودے پور، چتوڑ اور جوبینر کے مقامات پر مندر منہدم کئے گئے۔ یہاں قدرتاً ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اگر اورنگ زیب تمام ہندوستان میں مندروں کو منہدم کرا رہا تھا تو یقیناً اپنے دارالحکومت دہلی کے تمام قدیم مندر بھی منہدم کروائے گئے ہوں گے۔ دہلی کے ایسے قدیم مندر آج بھی موجود ہیں جو کہ اورنگ زیب کی پیدائش سے بھی پہلے تعمیر کئے گئے تھے۔ تاریخ میں کہیں یہ ذکر موجود نہیں کہ اورنگ زیب نے انہیں منہدم کروایا ہو۔ مثلاً دہلی کا ہنومان مندر اکبر کے زمانے میں تعمیر ہوا تھا۔ لیکن تاریخ میں کہیں ذکر نہیں ملتا کہ اورنگ زیب نے اسے گروایا ہو۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک بادشاہ دور دراز کے مقامات پر تو مندروں کو منہدم کروا رہا تھا لیکن اسے خود اپنے دارالحکومت میں قائم مندروں کا علم نہیں تھا۔ اب ہم ان مقامات کا جائزہ لیتے ہیں جن کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہاں کے مندر منہدم کرائے گئے تھے۔ مآثر عالمگیری کے مطابق اورنگ زیب نے اودے پور کے مندر منہدم کرائے تھے۔ لیکن آج بھی اودے پور کا قدیم اور مشہور جگدیش مندر موجود ہے۔ اسے اورنگ زیب کے تخت نشین ہونے سے کچھ سال قبل تعمیر کیا گیا تھا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ اسے اورنگ زیب کے طویل دور حکومت میں گرایا گیا ہو۔ اسی طرح مآثرِ عالمگیری کے مطابق اورنگ زیب کے عہد میں جودھ پور، راجھستان کے مندر گرائے گئے۔ لیکن یہاں بھی ایسے مندر موجود ہیں جو کہ اورنگ زیب کی پیدائش سے بھی پہلے تعمیر ہوئے تھے۔ مثلاً یہاں کا Achal Nath Shivalaya مندر 1531ء میں تعمیر ہوا تھا اور آج بھی قائم ہے۔ اسے بھی کبھی نہیں گرایا گیا تھا۔ پھر مآثرِ عالمگیری کے حوالے سے یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ اورنگ زیب نے خود چتوڑ کے علاقے میں مندروں کو منہدم کرایا اور ان کی تعداد 60 سے زیادہ لکھی گئی ہے۔ لیکن چتوڑ میں رام گڑھی کے مقام پر آج بھی ایک مندر موجود ہے جو کہ اورنگ زیب عالمگیر کی پیدائش سے بھی کئی سو سال قبل تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کا نام Bhairava Kshetra ہے۔ اگر کسی عمارت کے متعلق کسی تاریخی مقام کے بارے میں ایک کتاب میں یہ لکھا ہو کہ اسے کئی سو سال قبل منہدم کر دیا گیا تھا لیکن اس کی قدیم عمارت کو ہم اس دور میں بھی قائم پائیں تو ہمیں یہی نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ اس کتاب میں مندرج حقائق صحیح نہیں ہیں۔

اس بحث سے قطع نظر یہ ایک عام بات ہے کہ جب قدیم زمانے کے مؤرخ ایک بادشاہ کے حالات قلمبند کرتے تھے تو ایسی بہت سی مبالغہ آمیز باتیں بھی لکھ دیا کرتے تھے جن کو ان کا ذہن ایک کارنامہ سمجھتا تھا اور حقیقت میں ان واقعات کا کوئی وجود نہیں ہوتا تھا اور ایسا اکثر کیا جاتا تھا۔ ان واقعات کے بارے میں یہ رائے صرف چند مسلمان مصنفین کی نہیں ہے بلکہ کئی ہندو محققین نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ Hurbans Mukhia جو کہ جواہر لال یونیورسٹی میں پروفیسر تھے اپنی کتاب The Mughals of India میں تحریر کرتے ہیں کہ مآثرِ عالمگیری میں مندروں کے گرائے جانے کے بارے میں مبالغہ آمیز باتیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ بہت سے ہندو احباب نے یہ دعویٰ تک پیش کیا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کے دور میں ہندوؤں کے ساٹھ ہزار منہدم کئے گئے تھے۔ پھر وہ ایک محقق Richard Eaton کی تحقیق بیان کرتے ہیں کہ 1192ء اور 1760ء کے درمیان صرف 80 مندروں کے منہدم ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور ان میں اورنگ زیب کے پچاس سالہ عہد میں صرف 15 مندر گرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

(The Mughals of India By Harbans Mukhia, P 26-27)

یہاں یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اگر یہ مندر منہدم ہوئے تھے تو ضرور اورنگ زیب کے حکم پر ہوئے ہوں گے۔ اس دور میں مقامی طور پر جنگوں میں کئی احکامات ایسے صادر ہو رہے ہوتے تھے جن کا ایک وسیع مملکت کے بادشاہ کو کوئی علم نہیں ہوتا تھا اور حالت جنگ میں جب محلات اور قلعے تباہ ہوتے تھے تو ان سے ملحق مندر بھی اسی زد میں آسکتے تھے۔

## مساجد کا انہدام

پھر Harbans Mukhia، لکھتے ہیں کہ خود مسلمان بادشاہوں کے دور میں اور مغلیہ عہد میں بھی ایسے تاریخی شواہد ملتے ہیں کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کی مساجد مسمار کیں اور ان کی جگہ مندر تعمیر کر دیئے۔ چنانچہ ہمایوں اور شیر شاہ سوری کے عہد میں دہلی اور مالوہ کے علاقوں میں ہندوؤں نے مساجد کو مسمار کر کے ان کی جگہ مندر تعمیر کر دیئے تھے۔ تیرہویں صدی میں گجرات میں پارسیوں کے بھڑکانے پر ہندوؤں نے مسلمانوں کی مسجد جلا کر مسلمانوں کو قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح شاہجہان نے ایسی بارہ مساجد کو بازیاب کرایا تھا جن پر قبضہ ہوگیا تھا اور تو اور خود اورنگ زیب کی زندگی میں اس قسم کا واقعہ ہوا تھا اورنگ زیب نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے کہ جودھ پور کے راجہ جسونت سنگھ نے مسجد پر قبضہ کر کے اسے مندر میں تبدیل کر دیا تھا اور یہ راجہ اورنگ زیب کی سلطنت کے ماتحت تھا۔

(The Mughals of India By Harbans Mukhia p. 27-28)

حضرت مجدد الف ثانی کے ایک مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ مغل بادشاہوں کے عہد میں ہندوؤں نے بہت سی مساجد کو گرا کر مندروں میں تبدیل کر دیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں۔

''کفار ہند بے تحاشا مسجدوں کو گرا کر وہاں اپنے معبد اور مندر تعمیر کر رہے ہیں چنانچہ تھانیسر میں حوض کرکھیت کے درمیان ایک مسجد اور ایک بزرگ کا مقبرہ تھا۔ اس کو گرا کر اس کی جگہ بڑا بھاری مندر بنایا ہے۔ نیز کفار اپنی رسموں کو کھلم کھلا بجا لا رہے ہیں اور مسلمان اکثر اسلامی احکام کو جاری کرانے میں عاجز ہیں۔''

(کشف المعارف مرتبہ عنایت عارف، ناشر الفیصل ناشران وتاجران کتب، ص 146)

## ہندو اور امور سلطنت

ایک اور الزام اورنگ زیب پر یہ لگایا جاتا ہے کہ ان کے عہد میں ہندوؤں کو امور مملکت سے بالکل بے دخل کر دیا گیا اور تمام عہدوں پر مسلمان مقرر کر دیئے گئے جب کہ اکبر کے دور میں اور اس کے بعد بھی ہندو بہت سے اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ یہ الزام بھی بھیڑ چال میں لگایا جاتا ہے۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے اورنگ زیب کے دور میں بہت سے ہندو اعلیٰ ترین مناصب پر مقرر تھے اور یہ کیفیت شروع سے آخر تک قائم رہی۔ جب آغاز میں چاروں بھائیوں کے درمیان خانہ جنگی ہو رہی تھی تو آخر میں اورنگ زیب نے اپنے بڑے بھائی داراشکوہ کے تعاقب میں ایک ہندو سردار جے سنگھ کو روانہ کیا تھا اور ظاہر ہے کہ اس وقت یہ کام انتہائی

اہم نوعیت کا تھا۔ اسی طرح داراشکوہ کا بیٹا سلیمان شکوہ بہت نمایاں تھا تو بعض لوگوں میں مقبول بھی تھا۔ اس کو دارالحکومت میں لانے کے لئے جے سنگھ کے بیٹے رام کنور سنگھ کو مقرر کیا گیا تھا اورنگ زیب عالمگیر کے دورِحکومت کے پہلے چار سال جسونت سنگھ گجرات کا گورنر رہا۔ اپنے دورِحکومت کے چھٹے سال میں اورنگ زیب کو اپنی صحت کی وجہ سے لمبا عرصہ کشمیر میں قیام کرنا پڑا۔ اس وقت شاہجہان ابھی زندہ تھا اور اس صورت حال میں بادشاہ کے خلاف بغاوت بھی کھڑی ہوسکتی تھی۔ اس صورت حال میں دو سرداروں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ دریائے چناب کے کنارے پر قیام کریں۔ ان میں سے ایک سالار ہندو تھا۔ چھٹے سال میں جب شیوا جی کی بغاوت جاری تھی اس بغاوت کو ناکام بنانے کے لئے دو ہندو سرداروں یعنی جے سنگھ اور جسونت سنگھ کو بھجوایا گیا تھا۔ آٹھویں سال میں مہاراجہ جسونت سنگھ کو دکن کی طرف مہم پر روانہ کیا گیا۔

ایسے ہندو بھی تھے جن کا اورنگ زیب کی حکومت سے طویل مسلح تصادم ہوا لیکن جب وہ مغلوب ہو کر صلح پر آمادہ ہو گئے تو ان کو اور ان کے رشتہ داروں کو اعلیٰ سرکاری عہدوں سے نوازا گیا۔ اورنگ زیب کے عہد میں مرہٹہ سردار شیوا جی کو جب اورنگ زیب کے جرنیل راجہ جے سنگھ نے شکست دے دی تو اسے اورنگ زیب کے دربار میں طلب کیا گیا اورنگ زیب نے شیوا جی کو معاف کر دیا اور دربار میں جگہ دی لیکن شیوا جی نے پہلے ہی روز ایک اور ہندو سردار کنور رام سنگھ سے تلخ کلامی شروع کر دی اور پھر فرار ہوگیا اورنگ زیب نے شیوا جی کے ایک قریبی رشتہ دار نیتو کو پانچ ہزار کی فوج کا سالار مقرر کیا ہوا تھا۔ اسی طرح ایک اور ہندو کوک سنگھ دیوگڑھ پر حکمران تھا۔ اسی طرح رگناتھ سنگھ کو فوج کے ایک حصہ کا سالار مقرر کیا گیا۔ راجہ رام سنگھ، جموں کے پرتھوی سنگھ، بکرم سنگھ، دلپت سنگھ، مان سنگھ اور بجے سنگھ بھی اورنگ زیب کی حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ اودت سنگھ کو اورنگ زیب نے راجہ کا خطاب عطا کیا۔

(مآثرِعالمگیری، مصنفہ محمد ساقی مستعد خان، ناشر نفیس اکیڈمی متفرق صفحات)

## جبراً تبدیلی مذہب

اب ہم اس الزام کا جائزہ لیتے ہیں کہ اورنگ زیب کے دورِحکومت میں ہندوؤں کو جبراً تبدیلی مذہب پر مجبور کیا گیا۔ اول یہ سوال اُٹھتا ہے کہ اس کا ثبوت کیا ہے؟ اورنگ زیب عالمگیر کی فوج میں اتنے ہندو اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے کہ عقلاً یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ اسی فوج کو اس کام پر مقرر کیا جاتا کہ وہ مندروں کو منہدم کریں اور زبردستی ہندوؤں کو اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور کریں۔ ایسی صورت حال میں یہ فوج وفادار نہیں رہ سکتی تھی اور تاریخ گواہ ہے کہ اورنگ زیب کے دور میں وہ فوج بھی وفادار رہی جن کی قیادت ہندو افسران کے سپرد تھی۔ ایک اور اہم پہلو یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ یہ ٹھیک ہے کہ اورنگ زیب کی حکومت افغانستان سے لے کر آسام تک پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اس سلطنت کا ایک بڑا حصہ ہندوؤں راجاؤں کے تحت تھا اور اس علاقہ میں ان کا راج چلتا تھا۔ مرکزی حکومت کا کردار سالانہ خراج وصول کرنے اور عمومی ہدایت تک محدود تھا۔ اس صورت حال میں کسی بھی حکومت کے لئے ممکن ہی نہیں تھا کہ ہندوؤں پر اتنے وسیع پیمانے پر ظلم کئے جاتے کہ ان کے مندر گرا دیئے جاتے اور انہیں جبراً تبدیلی مذہب پر مجبور کیا جاتا۔ ایسی صورت میں ملک پر گرفت قائم نہیں رہ سکتی تھی۔

اگر ایسا تھا کہ مسلمانوں کی حکومت کے دوران ہندوؤں کو زبردستی اس بات مجبور کیا جارہا تھا کہ وہ اپنا آبائی مذہب چھوڑ دیں تو پھر یہ ہونا چاہئے تھا کہ جونہی مسلمانوں کی حکومت ختم ہوتی یہ سب دوبارہ ہندو مذہب میں داخل ہوجاتے۔ لیکن جب ہندوستان پر مسلمانوں کا دور حکومت ختم ہوا اور انگریزوں کا دور شروع ہوا تو کیا ہوا؟ ہربنس مکھیا اپنی کتاب میں اس سوال کا جائزہ بھی لیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ 1854ء میں جب کہ ہندوستان میں انگریزوں کا دورحکومت ابھی شروع ہورہا تھا تو خود Edward Thornton's Gazetteer of 1854ء کے مطابق ہندوستان کی آبادی کا چھٹا حصہ مسلمان تھا اور جب 1941ء میں جب انگریزوں کا دورحکومت ختم ہورہا تھا تو اس دور کی آخری مردم شماری میں وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب بڑھ کر 24.1% ہوچکا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انگریزوں کے سو سالہ دور حکومت میں ہندوستان میں دوسرے مذاہب سے وابستہ لوگ ایک معقول تعداد میں اسلام قبول کرتے رہے تھے اور مسلمانوں کے تناسب میں مسلسل اضافہ ہورہا تھا۔

(Edward Thornton's Gazetteer of 1854, p28)

یہ اعداد وشمار بہت واضح ہیں اور ان کی موجودگی میں عقل اس بات کو قبول نہیں کرسکتی کہ مسلمان بادشاہوں کے دور میں اسلام جبر کے ذریعہ پھیلایا جارہا تھا۔ یہ اعداد وشمار ظاہر کر رہے ہیں کہ اسلام اس کسمپرسی کی حالت میں بھی پھیلتا رہا تھا جبکہ مسلمانوں کی حکومت ختم ہوچکی تھی بلکہ اپنے ہم وطنوں کی نسبت مسلمانوں کو معاشی بدحالی کا زیادہ سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اتنی وسیع سلطنت اتنے طویل عرصہ تک ظلم اور جبر سے قائم نہیں رکھی جاسکتی اورنگ زیب نے اقتدار میں آتے ہیں ایسے اقدامات کئے تھے جس سے ہندوستان میں اطمینان پیدا ہونا قدرتی بات تھی۔ اس ضمن میں سب سے اہم قدم یہ تھا کہ غلہ اور دیگر اجناس پر جو محصول حکومت کی طرف سے لیا جاتا تھا اسے ہمیشہ کے لئے معاف کر دیا گیا اور دوسرے کئی ٹیکس بھی معاف کئے گئے اور دربار میں اس بات کی ممانعت کر دی گئی تھی کہ بادشاہ کے سامنے جھک کر اور سر پر ہاتھ رکھ کر سلام کیا جائے۔ اس کی بجائے یہ ہدایت دی گئی تھی کہ بادشاہ کو بھی صرف مسنون طریق پر سلام کیا جائے۔ اُس دور میں دنیا بھر میں اگر کوئی بادشاہ سے مزاج کے خلاف بھی کچھ کہتا تھا تو اسے اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑتے تھے لیکن ایک مرتبہ ایک آدمی نے تلوار سے اورنگ زیب پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ساتھیوں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا لیکن اورنگ زیب نے اسے معاف کر کے وظیفہ مقرر کر دیا اور دوسرے شہر روانہ کر دیا۔ ایک مرتبہ اورنگ زیب نے اپنے لشکر سمیت حسن ابدال میں قیام کیا۔ ایک ضعیف عورت کی روزی ایک چکی کے ذریعہ تھی جو کہ پانی سے چلتی تھی۔ بادشاہ کے قیام کی وجہ سے اس پانی کی گزرگاہ بند کی گئی جس سے اس بیچاری عورت کی روزی بھی بند ہوگئی۔ بادشاہ کو شکایت پہنچی۔ اس پر بادشاہ نے اسے ایک خطیر رقم بھجوائی اور باقاعدہ معافی مانگی۔ جب درباریوں اور محل کی عورتوں نے یہ رویہ دیکھا تو انہوں نے اسے اتنے تحفے دیئے کہ وہ عورت مالا مال ہوگئی۔ بالعموم اورنگ زیب کے متعلق یہ واقعات بیان نہیں کئے جاتے اور دنیا کی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔

(مآثرعالمگیری، مصنفہ محمد ساقی مستعد خان، ناشر نفیس اکیڈمی، صفحہ 35، 122، 149)

☆..................☆..................☆

# حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اور دمدار ستارہ

اللہ تعالیٰ کے مامورین کی پیدائش یا بعثت کے وقت بہت سے آسمانی نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت بھی ایک ایسا ہی نشان ظاہر ہوا تھا۔ جیسا کہ متی کی انجیل میں لکھا ہے۔

’’جب یسوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانے میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا تو دیکھو کئی مجوسی پورب سے یروشلم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اس کے ساتھ یروشلم کے سب لوگ گھبرا گئے اور اس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہیے؟ انہوں نے اس سے کہا یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا ہے کہ

اے بیت لحم یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔

اس پر ہیرودیس نے مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر تحقیق کی کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا۔ اور یہ کہہ کر انہیں بیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اس بچے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو اور جب وہ ملے تو مجھے خبر دو تاکہ میں بھی آکر اسے سجدہ کروں۔ وہ بادشاہ کی بات سن کر روانہ ہوئے اور دیکھا جو ستارہ انہوں نے پورب میں دیکھا تھا وہ ان کے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ اس جگہ کے اوپر جا کر ٹھہر گیا جہاں وہ بچہ تھا۔ وہ ستارے کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ اور اس گھر میں پہنچ کر اس بچہ کی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اس کے آگے گر کر سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھول کر سونا اور لبان اور مر اس کی نذر کیا۔ اور ہیرودیس کے پاس پھر نہ جانے کی ہدایت خواب میں پا کر دوسری راہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔ (متی باب 2)

ہیرودیس کا لقب، فلسطین پر حکومت کرنے والے ان بادشاہوں کے لیے مخصوص تھا جن کا تعلق ادومی قبیلے سے تھا اور یہ لوگ حضرت یعقوبؑ کے بھائی کی اولاد سے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں یہ بادشاہ رومی سلطنت کے ماتحت حکومت کرتے تھے۔ اور مجوسی آسمان پر نشان دیکھ کر اس بادشاہ کے پاس آئے تھے۔ آسمان پر نظر آنے والی وہ چیز کیا تھی جس کو بائبل میں ستارہ کہا گیا ہے۔ یہ ایسی چیز تھی جو کہ عام دنوں میں آسمان پر نظر نہیں آتی اور جب وہ نظر آئی تو آسمان پر حرکت کرتی نظر آتی تھی اور ایک دو ماہ سے زائد عرصہ تک دکھائی دے سکتی ہے۔ یہ نظارا کس چیز کا تھا، اس کے متعلق ماہرین نے بہت تحقیق کی ہے۔ بعض عیسائی تو اسے منفرد معجزہ قرار دیتے ہیں جس کی اور کوئی مثال نہیں ہے۔ لیکن اکثر محققین نے یہ رائے قائم کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر آسمان پر دمدار ستارہ (Comet) نظر آیا تھا اور یہ دمدار ستارہ دو ماہ سے زیادہ عرصہ آسمان پر نظر آتا رہا کیونکہ مجوسی اس زمانہ میں دوسرے ملک سے سفر کر کے فلسطین پہنچ گئے تھے اور ابھی یہ ستارہ آسمان پر سفر کرتا نظر آرہا تھا۔ اگرچہ متی کی انجیل میں جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں ان میں بعض تفصیلات مبالغہ آمیز بھی ہیں۔ لیکن متی کے اس حوالہ سے یہی رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر آسمان پر دمدار ستارہ دکھائی دیا تھا۔

# وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مسل نمبر 119083 میں مصطفےٰ کمال

ولد لطیف احمد قوم ...... پیشہ ڈرائیور عمر 36 بیعت پیدائشی احمدی ساکن MORDEN ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22/09/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ PLOT 5 MARLA 4700 Euro اس وقت مجھے مبلغ 1,000 Pound Sterling ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مصطفےٰ کمال گواہ شد نمبر 1 AMAN ULLAH BAJWAH S/O MUHAMMAD YOUSAF BAJWAH گواہ شد نمبر 2۔ TAYYAB AHMAD S/O CH.MUBARAK AHMAD

## مسل نمبر 119084 میں NASER MOHON

ولد MAHMUD MOHUN قوم ...... پیشہ تجارت عمر 44 بیعت پیدائشی احمدی ساکن ROSE HILL ملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16/07/2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 50,000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت FISH MAN مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد NASER MOHON گواہ شد نمبر 1 MAHMUD MOHUN S/O GANEE MOUN گواہ شد نمبر 2۔ NASER MOHUN S/O MAHMUD MOHUN

## مسل نمبر 119085 میں BENAAZ MOHUN

زوجہ NASER MOHUN قوم ...... پیشہ ملازمتیں عمر 30 بیعت 2002ء ساکن ROSE HILL ملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19/06/2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ JEWELLERY 68.87 GRAMS 2. HAQ ۔ 136200 Mauritian Rupee MEHR 3500 Mauritian Rupee اس وقت مجھے مبلغ 50,500 Mauritian Rupee ماہوار بصورت FINANCE مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ BENAAZ MOHUN گواہ شد نمبر 1 NASER MOHUN S/O MAHMUD MOHUN گواہ شد نمبر 2۔ SHAUKAT HOSANY S/O IBRAHIM HOSANY

## مسل نمبر 119086 میں KHODABUX NASSIR BIBI

بنت ABDOOL RAHMAN KHUDABUX قوم ...... پیشہ پینشنر عمر 70 بیعت پیدائشی احمدی ساکن ROSE HILL ملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10/02/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ JEWELLERY 8000 Mauritian Rupee اس وقت مجھے مبلغ 7,000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت PENSION مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ KHODA BUX NASSIR BIBI گواہ شد نمبر 1 TARIQ AHMAD DREEPAUL S/O BASHIR AHMAD DREEPAUL گواہ شد نمبر 2۔ J.SOBHY S/O RAVICHAND SOBHY

## مسل نمبر 119087 میں SOODHUN KALEEM AHMAD

ولد MAULANA SOODHUN MOZAFFAR قوم ...... پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر 22 بیعت پیدائشی احمدی ساکن ROSE HILL ملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 03/12/2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 18,000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد SOODHUN KALEEM AHMAD گواہ شد نمبر 1 FEIZAN SOODHARY S/O HANAN SOODHARY گواہ شد نمبر 2۔ HOSANY MOHAMMAD SHAWAKAT S/O IBRAHIM HOSANY

## مسل نمبر 119088 میں ISMED GANGA

ولد SAID GANGA پیشہ ملازمتیں عمر 48 بیعت پیدائشی احمدی ساکن ROSE HILL ملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09/12/2011 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ HOUSE ...... ROSE HILL، 2۔ AGR.LAND 6,00,000 Mauritian Rupee اس وقت مجھے مبلغ 70,000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ISMED GANGA گواہ شد نمبر 1 NASSIM TAUJOO S/O SHAMS TAUJOO گواہ شد نمبر 2۔ FUADS HALLHEEHASS S/O ABOOSAMA LAUHEEA

## مسل نمبر 119089 میں NASSER KOODARUTH

ولد GAFOUR KOODARUTH پیشہ ملازمتیں عمر 55 بیعت پیدائشی احمدی ساکن BORNES ملک Mauritius بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13/01/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ PLOT ROSE HILL اس وقت مجھے مبلغ 25,000 Mauritian Rupee بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد NASEER KOODARUTH گواہ شد نمبر 1 MOHAMMAD SHAWKAT HOSANY S/O IBRAHIM HOSANY گواہ شد نمبر 2۔ FEIZAL SOODHARRY S/O HASSEN SOODHARRY

## مسل نمبر 119090 میں HANEEF SAM KEELSON

ولد BENYAMEEN پیشہ پرائیویٹ ملازمتیں عمر 32 بیعت پیدائشی احمدی ساکن TAKORADI ملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22/01/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 Cedi ماہوار بصورت INCOME مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد HANEEF SAMKEELSON گواہ شد نمبر 1 BENYAMEEN ENTSIR S/O BENYAMEEN HANEEF گواہ شد نمبر 2۔ DAUD KHALID S/O KHALID A DAWDA

## مسل نمبر 119091 میں AYESHA YAWSON

ولد JIBRAEL ADAM پیشہ خانہ داری عمر ...... بیعت پیدائشی احمدی ساکن ACCRA ملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200 Cedi ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد AYESHA YAWSON گواہ شد نمبر 1 MAULVI MUHAMMAD S/O JOHN EDWARD YAWSON گواہ شد نمبر 2۔ JALHLUDEEN EMRAN ADAMS S/O USTAZ JIBRAEL ADAM

## مسل نمبر 119092 میں ABDUL WAHAB BIN SULAIMAN ALI

ولد SULEMAN ALI پیشہ کاروبار عمر 39 بیعت پیدائشی احمدی ساکن ACCRA ملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17/03/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ LAND 2500 Cidi اس وقت مجھے مبلغ 500 Cedi ماہوار بصورت INCOME مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ABDUL WAHAB BIN SULAIMAN ALI گواہ شد نمبر 1 ABDUL RAHMAN BOADU S/O ABDUL MALIK BOADU گواہ شد نمبر 2۔ RAGHIB ZIA UL HAQ S/O NOOR UL HAQ

☆......☆......☆

# نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/اپریل 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افرا د کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

## نماز جنازہ حاضر

### مکرم نعیم الرحمٰن طارق صاحب

مکرم نعیم الرحمٰن طارق صاحب آف سلاؤ ابن مکرم مولانا عبدالرحمٰن انور صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مورخہ 4/اپریل 2015ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم 1943ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ کو پنوں عاقل سندھ میں معتمد خدام الاحمدیہ اور کراچی میں سیکرٹری وصایا کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 2011ء میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوگئے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والے، کم گو، مہمان نواز، بہت نیک اور بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دونوں بچے مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کے ماموں زاد بھائی تھے۔

## نماز جنازہ غائب

### مکرم عطاء اللہ صاحب درویش

مکرم عطاء اللہ صاحب درویش آف کنری مورخہ 24 مارچ 2015ء کو 85 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ جنوری 1952ء تک آپ درویشان قادیان میں شامل رہے اور پھر حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر پاکستان واپس آگئے تھے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ خاندان حضرت مسیح موعود کی زمینوں پر بطور مینیجر انتہائی دیانت داری سے خدمت سرانجام دی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت سے والہانہ عشق کرنے والے، نیک، مخلص اور بہت بہادر انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کو اپنی اولاد میں سے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کو وقف کرنے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ اور مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا کے والد تھے۔ آپ کے دو داماد اور دو پوتے بھی مربی سلسلہ ہیں۔

### مکرم رضوان الحمد صاحب

مکرم رضوان الحمد صاحب آف حمص شام گزشتہ دنوں سیریا میں قید کے دوران وفات پاگئے۔ آپ کو 1997ء میں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حمص کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کے قبول احمدیت کی وجہ سے اہل خانہ اور اکثر رشتہ دار آپ کے سخت مخالف ہوگئے تھے۔ تاہم مرحوم کے نیک نمونہ اور دعوت الی اللہ کی کوششوں کی وجہ سے ان کی اہلیہ نے بھی بیعت کر لی۔ اسیری کے دوران جیل میں انہیں بہت ٹارچر کے بعد مار دیا گیا۔ آپ جیل میں بھی نمازوں کا بڑی پابندی کے ساتھ اہتمام کیا کرتے تھے بلکہ وہاں دوسرے قیدیوں کو بھی نماز پڑھایا کرتے تھے۔ آپ بہت خوش مزاج، شیریں زبان، نہایت بااخلاق، ہمدرد، خلق کرنے والے، سادہ مزاج، نیک اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو نظام جماعت اور خلافت سے گہری عقیدت، محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی خلافت اور نظام جماعت سے محبت اور اطاعت کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ تنخواہ ملنے پر گھر جانے سے پہلے چندہ کی ادائیگی کرتے تھے اور ہمیشہ شرح سے زائد ادا کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرم ملک عبدالرب صاحب

مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ ابن مکرم ملک غلام نبی صاحب کھارے والی مورخہ 16 مارچ 2015ء کو ایک طویل علالت کے بعد 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت ملک حسن محمد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے تھے۔ اور آپ کے نانا مکرم شیخ احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود کے مختار عام تھے۔

مرحوم کو 1953ء میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اسیری کے ایام میں ان کے ساتھ اسیر رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ مرحوم باجماعت نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، مالی قربانی میں پیش پیش، بہت ہمدرد، نیک اور بزرگ انسان تھے۔ آپ کو خلافت سے انتہا درجہ کی محبت اور عقیدت تھی۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود سے بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث انہیں پیار سے ''یہ میرے جیل کا ساتھی ہے'' کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق بھی ملتی رہی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرم نعیم احمد شرما صاحب

مکرم نعیم احمد شرما صاحب ابن حضرت فتح محمد شرما صاحب جرمنی مورخہ 31 مارچ 2015ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کے والد اور دادا دونوں حضرت مسیح موعود کے رفقاء تھے۔ آپ کے دادا حضرت کرم الٰہی شرما صاحب کا شمار ابتدائی رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ 1990ء میں جرمنی آئے جہاں آپ کو وفات تک مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کو خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ آپ نے اپنے گھر کا ایک کمرہ نماز سنٹر کیلئے وقف کیا ہوا تھا۔ بوقت وفات اپنی جماعت میں بطور سیکرٹری وصایا خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ لمبا عرصہ نیشنل شعبہ جائیداد میں بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ بیوت الذکر اور جلسہ سالانہ جرمنی اور اجتماعات پر لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنے کی بھی توفیق پائی۔ آپ نماز اور تہجد کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، بہت مہمان نواز، خلافت کے شیدائی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرمہ مریم بی بی صاحبہ

مکرمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رائے عبدالقدیر منگلا صاحب چک منگلا ضلع سرگودھا مورخہ 29 دسمبر 2014ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ چک منگلا کی فعال رکن تھیں۔ چندہ جات اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔

### مکرم مبارک فیض اللہ بلوچ صاحب

مکرم مبارک فیض اللہ بلوچ صاحب ابن مکرم عبدالرحیم بلوچ صاحب ربوہ مورخہ 7 جنوری 2015ء کو بعمر 71 سال وفات پاگئے۔ آپ 1978ء تا 1984ء ملازمت کے سلسلہ میں سعودی عرب رہے۔ اس دوران انہیں دو مرتبہ حج اور متعدد بار عمرہ کرنے کی سعادت ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندوں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ حضور انور کے خطبات اور خطابات بڑی باقاعدگی سے سنا کرتے تھے۔

### مکرمہ طاہرہ الماس صاحبہ

مکرمہ طاہرہ الماس صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد نون صاحب چونترہ ضلع راولپنڈی مورخہ 12 دسمبر 2014ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت کی وفادار، غرباء ومساکین کی امداد کرنے والی، مہمان نواز، نیک اور متقی خاتون تھیں۔

### مکرم شریف احمد رفیق صاحب

مکرم شریف احمد رفیق صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کراچی گزشتہ دنوں وفات پا گئے۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری مال 10 سال خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، چندہ جات اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ بہت مہمان نواز اور صابر وشاکر انسان تھے۔

### مکرم چوہدری غلام رسول صاحب

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب کنری سندھ مورخہ 24 دسمبر 2014ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ اکثر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

# اطلاعات واعلانات

## سانحہ ارتحال وشکریہ احباب

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد ظفر علی صاحب ابن محترم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم مورخہ 2/اپریل 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم بھائی گزشتہ 9 سال سے گردوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ آپ نے 77 سال عمر پائی۔ مرحوم نے اپنے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب کے علاوہ خاکسار اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔ (باقی سارا خاندان احمدی نہیں ہے)۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار تمام احباب جماعت کا بھی دلی مشکور ہے جنہوں نے خاکسار سے بھائی کی وفات کے موقع پر دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

# ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

## پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

### 20-اپریل 2015ء

| | |
|---|---|
| 12:25 am | فیتھ میٹرز |
| 1:25 am | Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک) |
| 2:00 am | پریس پوائنٹ |
| 3:05 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 17-اپریل 2015ء |
| 4:15 am | سوال و جواب |
| 5:20 am | عالمی خبریں |
| 5:40 am | تلاوت قرآن کریم |
| 5:55 am | آؤ حسن یار کی باتیں کریں |
| 6:10 am | یسرنا القرآن |
| 6:35 am | بستان وقف نو |
| 7:15 am | Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک) |
| 7:50 am | مسلمان سائنسدان |
| 8:10 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 17-اپریل 2015ء |
| 9:15 am | Open Forum |
| 9:50 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم |
| 11:10 am | درس مجموعہ اشتہارات |
| 11:30 am | الترتیل |
| 12:00 pm | پیس سمپوزیم 14 دسمبر 2015ء |
| 1:30 pm | بین الاقوامی جماعتی خبریں |
| 2:00 pm | فرنچ سروس 30 مارچ 1998ء |
| 3:05 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2014ء (انڈونیشین سروس) |
| 4:05 pm | سیرت حضرت مسیح موعود۔ قادیان |
| 5:05 pm | تلاوت قرآن کریم |
| 5:15 pm | درس مجموعہ اشتہارات |
| 5:30 pm | الترتیل |
| 6:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2009ء |
| 7:00 pm | بنگلہ سروس |
| 8:00 pm | عظیم الشان انقلاب |
| 8:35 pm | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 9:00 pm | راہ ہدیٰ |
| 10:30 pm | الترتیل |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:20 pm | پیس سمپوزیم |

### 21-اپریل 2015ء

| | |
|---|---|
| 12:55 am | صومالیہ سروس |
| 1:25 am | راہ ہدیٰ |
| 2:55 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2009ء |
| 4:35 am | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:15 am | تلاوت قرآن کریم |
| 5:25 am | درس مجموعہ اشتہارات |
| 5:45 am | الترتیل |
| 6:15 am | پیس سمپوزیم |
| 7:50 am | کڈز ٹائم |
| 8:15 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2009ء |
| 9:15 am | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 9:50 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم |
| 11:15 am | درس ملفوظات |
| 11:30 am | یسرنا القرآن |
| 12:00 pm | بستان وقف نو |
| 12:35 pm | الف۔ اردو |
| 1:35 pm | اسلامی مہینوں کا تعارف |
| 2:00 pm | سوال و جواب |
| 3:00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:05 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 17-اپریل 2015ء |
| 5:10 pm | تلاوت قرآن کریم |
| 5:15 pm | درس ملفوظات |
| 5:30 pm | یسرنا القرآن |
| 6:00 pm | فیتھ میٹرز |
| 7:00 pm | Shotter Shondhane |
| 7:55 pm | سپینش سروس |
| 8:30 pm | الف اردو |
| 9:00 pm | پریس پوائنٹ |
| 10:10 pm | نور مصطفویٰ |
| 10:30 pm | یسرنا القرآن |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:20 pm | بستان وقف نو |
| 11:55 pm | اسلامی مہینوں کا تعارف |


سمیع سٹیل ٹریڈرز مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

نئے تعلیمی سیزن کے آغاز پر
کالج اور سکول کے بچوں اور بچیوں کے شوز کی نئی ورائٹی انتہائی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
پہلے آئیے۔ پہلے پائیے
باٹا شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ


## دس بہترین ایئر پورٹ

لندن میں ایئر ٹرانسپورٹ ایڈوائزری گروپ ''اسکائی ٹریکس'' کی جانب سے ایئر پورٹ ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی جس میں دنیا کے 10 بہترین ایئر پورٹس کے ایوارڈز میں سے 6 براعظم ایشیا کے حصے میں آئے، 120 ممالک سے تعلق رکھنے والے ایک کروڑ 30 لاکھ سے زائد صارفین کی آراء کے تناظر میں دنیا بھر کے 550 ایئر پورٹس کی درجہ بندی کی گئی ہے جس میں سنگاپور کا ''چانگی ایئر پورٹ'' مسلسل تیسرے سال دنیا کا بہترین ایئر پورٹ قرار پایا۔ بہترین ایئر پورٹس کی اس درجہ بندی میں جنوبی کوریا کا انچیون انٹرنیشنل ایئر پورٹ دنیا کا دوسرا بہترین ایئر پورٹ قرار پایا جب کہ جرمنی کا میونخ ایئر پورٹ تیسرے، ہانگ کانگ انٹرنیشنل ایئر پورٹ چوتھے، جاپان کا ٹوکیو انٹرنیشنل ایئر پورٹ پانچویں، سوئٹزر لینڈ کا زیورخ ایئر پورٹ چھٹے، سینٹرل جاپان انٹرنیشنل ایئر پورٹ ساتویں، لندن کا ہیتھرو ایئر پورٹ آٹھویں، ہالینڈ کا ایمسٹرڈیم ایئر پورٹ نویں اور چین کا بیجنگ انٹرنیشنل ایئر پورٹ دسویں نمبر پر۔

دنیا کے بہترین ایئر پورٹس کو ایوارڈز دیئے جانے کا یہ سلسلہ 1999ء میں ایئر ٹرانسپورٹ ایڈوائزری گروپ ''سکائی ٹریکس'' کی جانب سے شروع کیا گیا تھا جو تاحال جاری ہے۔

(روزنامہ نئی بات 14 مارچ 2015ء)

☆......☆......☆


لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

First Time in Rabwah
All Major Brands of Pakistan are available @
LIBERTY FABRICS
GulAhmed, NISHAT, Sana Safinaz, Warda Prints, Lakhany, Firdous, CHARIZMA, ITEHAD, Nation, Marjan & Normal Range of Lawn in Prints & Swiss Ebroidries are also available.
So Walk-in for more varities.
From Prints to embellishments, Comfort to Style,
LIBERTY FABRICS HAS IT ALL!
Aqsa Road, Near Aqsa Chowk, Rabwah
0092-47-6213312


### ربوہ میں طلوع و غروب 17-اپریل

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:12 |
| طلوع آفتاب | 5:36 |
| زوال آفتاب | 12:08 |
| غروب آفتاب | 6:41 |

### ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

#### 17-اپریل 2015ء

| | |
|---|---|
| 6:15 am | پیس کانفرنس 14 مارچ 2015ء |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 11:50 am | واقفات نو کلاس |
| 1:15 pm | راہ ہدیٰ |
| 3:55 pm | دینی و فقہی مسائل |
| 5:00 pm | خطبہ جمعہ Live |


خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اتھوال فیبرکس
چیلنج ریٹ کے ساتھ
فردوس + نجوہ + اتحاد -/1400
کرنکل دوپٹہ 4P سوہانی + اتحاد + نجوہ -/1000
اتحاد شرٹ پیس -/375
جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد طاہر اتھوال: 0333-3354914

نئے تعلیمی سیزن کے آغاز پر
کالج اور سکول کے بچوں اور بچیوں کے شوز کی نئی ورائٹی انتہائی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
پہلے آئیے۔ پہلے پائیے
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364, 047-6550653

FR-10